السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

:ماہرین فلکیات دعویٰ کرتے ہیں کہ زمین سورج کے اردگرد گھومتی ہے اور سورج اپنے مرکز پر ٹھہرا ہوا ہے۔ حالانکہ قرآن کی رو سے زمین اور سورج دونوں ہی محوِ گردش ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے

وَسَخَّرَ الشَّمسَ وَالقَمَرَ كُلٌّ يَجرى إِلىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۲۹ ... سورة لقمان

''اس نے سورج اور چاند کو مسخر کررکھا ہے۔ سب ایک وقت مقرر تک چلے جارہے ہیں''

ماہرین فلکیات کے دعوے اور قرآنی فکر کے درمیان تطبیق کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

موجودہ صدی اوراس سے قبل بھی ماہرین فلکیات دعوے کرتے رہے ہیں کہ سورج اپنے مرکز پر ثابت وقائم ہے اور زمین اس کے اردگرد گھومتی ہے ان کا یہ دعویٰ قرآنی نظریے کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن نے متعدد آیات میں سورج کی گردش کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالشَّمسُ تَجرى لِمُستَقَرٍّ لَها ذٰلِكَ تَقديرُ العَزيزِ العَليمِ ۳۸ ... سورة يٰس

''اور سورج، وہ اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جارہا ہے، یہ زبردست علیم ہستی کا باندھا ہوا حساب ہے''

معلوم ہوا کہ قرآن اس نظریے کے حق میں ہے کہ سورج متحرک ہے، غیر متحرک ثابت نہیں۔ ماہرین فلکیات اب تک جو سورج کے ثابت ہونے کا نظریہ پیش کرتے رہے اس کی غلطی اب خود جدید سائنسی تحقیقات نے ثابت کردی ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات کی رو سے زمین سورج کے گرد گردش کرتی ہے اور سورج بھی اپنے محور گردش ہے۔ اس لحاظ سے قرآنی نظریے اور سائنسی نظریے کے درمیان کوئی تعارض نہیں پایا جاتا۔

بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ زمین کی گردش کا نظریہ قرآن کی رو سے صحیح نہیں ہے کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ اس نے پہاڑوں کو زمین میں میخوں کی طرح پیوست کیا ہے تاکہ زمین میں حرکی واضطرابی کیفیت پیدا نہ ہوسکے۔

یہ اعتراض بالکل بے بنیاد ہے۔ پہاڑوں کے زمین میں میخوں کی طرح پیوست ہونے سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ زمین متحرک نہیں ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک کشتی سمندر میں تیر رہی ہے سمندر کی طاقت ور لہروں میں گھر کر ہچکولے کھاتی ہے۔ کسی نے کشتی کو ان ہچکولوں سے محفوظ رکھنے کے لیے اس پر بڑی وزنی چیزیں رکھ دیں۔ اس وزن کے دباؤ کی وجہ سے کشتی میں اضطرابی کیفیت ختم ہوجاتی ہے اور وہ ہچکولوں سے محفوظ ہوجاتی ہے لیکن اس کے باوجود وہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتی ہے۔ زمین کی مثال بھی کچھ ایسی ہی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

قرآنی آیات، جلد:1، صفحہ:33

محدث فتویٰ